مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی

اپریل فول

مغرب کے بے سوچے سمجھے تقلید کے شوق نے ہمارے معاشرے میں جن رسموں کو رواج دیا، انہی میں سے ایک رسم "اپریل فول" منانے کی رسم بھی ہے۔ اس رسم کے تحت یکم اپریل کی تاریخ میں جھوٹ بول کر کسی کو دھوکہ دینا اور دھوکہ دے کر اسے بے وقوف بنانا نہ صرف جائز سمجھا جاتا ہے بلکہ اسے ایک کمال قرار دیا جاتا ہے۔ جو شخص جتنی صفائی اور چابک دستی سے دوسرے کو جتنا بڑا دھوکہ دے، اتنا ہی اسے قابل تعریف اور یکم اپریل کی تاریخ سے صحیح فائدہ اٹھانے والا سمجھا جاتا ہے۔

یہ مذاق جسے درحقیقت "بدمذاق" کہنا چاہیے۔ نہ جانے کتنے افراد کو بلاوجہ جانی مالی نقصان پہنچا جا چکا ہے۔ بلکہ اس کے نتیجے میں بعض اوقات لوگوں کی جانیں چلی گئیں انہیں کسی ایسے صدمے کی جھوٹی خبر سنا دی گئی جسے سننے کی وہ تاب نہ لاسکے، اور زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

یہ رسم جس کی بنیاد جھوٹ، دھوکے اور کسی بے گناہ کو بلاوجہ بیوقوف بنانا ہے۔ اخلاقی اعتبار سے تو جیسی کچھ ہے، ظاہر ہی ہے لیکن اس کا تاریخی پہلو بھی لوگوں کے لیے انتہائی شرمناک ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تقدس پر کسی اعتبار سے ایمان رکھتے ہیں۔

اس رسم کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس بارے میں مؤرخین کے بیانات مختلف ہیں۔ بعض مصنفین کا کہنا ہے کہ فرانس میں سترہویں صدی سے پہلے سال کا آغاز جنوری کے بجائے اپریل سے ہوا کرتا تھا، اس مہینے کو رومی لوگ اپنی دیوی وینس (VENUS) کی طرف منسوب کر کے مقدس سمجھا کرتے تھے، وینس کا ترجمہ یونانی زبان میں Aphrodite کیا جاتا تھا اور شاید اسی یونانی نام سے موسوم کر کے مہینے کا نام اپریل رکھ دیا گیا۔ (برٹانیکا پندرہواں ایڈیشن ص ۲۹۲ ج ۸) لہٰذا بعض مصنفین کا کہنا یہ ہے کہ چونکہ یکم اپریل سال کی پہلی تاریخ ہوتی تھی اور اس کے ساتھ ایک بت پرستانہ تقدس بھی وابستہ تھا، اس لئے اس دن کو لوگ جشن مسرت منایا کرتے تھے اور اسی جشن مسرت کا ایک حصہ ہنسی مذاق بھی تھا جو رفتہ رفتہ ترقی کر کے اپریل فول کی شکل اختیار کر گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس جشن مسرت کے دن لوگ ایک دوسرے کو تحفے دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ کسی نے تحفے کے نام پر کوئی مذاق کیا جو بالآخر دوسرے لوگوں میں بھی رواج پکڑ گیا۔

برٹانیکا میں اس رسم کی ایک اور وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ۲۱ مارچ سے موسم میں تبدیلیاں آنی شروع ہوتی ہیں۔ ان تبدیلیوں کو بعض لوگوں نے اس طرح تعبیر کیا کہ (معاذاللہ) قدرت ہمارے ساتھ مذاق کر کے ہمیں بے وقوف بنا رہی ہے، لہٰذا لوگوں نے بھی اس زمانے میں ایک دوسرے کو بے وقوف بنانا شروع کر دیا۔ (برٹانیکا ص ۴۹۶ ج ۱)

یہ بات اب بھی مبہم ہی ہے کہ قدرت کے اس نام نہاد "مذاق" کے نتیجے میں یہ رسم چلانے سے "قدرت" کی

پیروی مقصود تھی، یا اس سے انتقام لینا منظور تھا۔

ایک تیسری وجہ انیسویں صدی عیسوی کی معروف انسائیکلو پیڈیا لاروس نے بیان کی ہے اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔ وہ وجہ یہ ہے کہ دراصل یہودیوں اور عیسائیوں کی بیان کردہ روایات کے مطابق یکم اپریل وہ تاریخ ہے جس میں رومیوں اور یہودیوں کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تمسخر اور استہزاء کا نشانہ بنایا گیا۔ موجودہ نام نہاد انجیلوں میں اس واقعے کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ لوقا کی انجیل کے الفاظ یہ ہیں۔

"اور جو آدمی اسے (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو) گرفتار کئے ہوئے تھے، اس کو ٹھٹھے میں اڑاتے اور مارتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں بند کر کے اسکے منہ پر طمانچے مارتے تھے اور اس سے یہ کہہ کر پوچھتے تھے کہ نبوت (یعنی الہام) سے بتا کہ کس نے تجھ کو مارا؟ اور طعنے مار مار کر بہت سی اور باتیں اس کے خلاف کہیں"۔ (لوقا ۲۲، ۶۳ تا ۶۵)

انجیلوں میں ہی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودی سرداروں اور فقیہوں کی عدالت عالیہ میں پیش کیا گیا، پھر انہیں پیلاطس کی عدالت میں لے گئے کہ ان کا فیصلہ وہاں ہو گا۔ پیلاطس نے انہیں ہیروڈیس کی عدالت میں بھیج دیا، اور بالآخر ہیروڈیس نے دوبارہ فیصلے کے لیے ان کو پیلاطس ہی کی عدالت میں بھیجا۔

لاروس کا کہنا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ایک عدالت سے دوسرے عدالت میں بھیجنے کا مقصد بھی ان کے ساتھ مذاق کرنا اور انہیں تکلیف پہنچانا تھا اور چونکہ یہ واقعہ یکم اپریل کو پیش آیا تھا اس لئے اپریل فول کی رسم در حقیقت اسی شرمناک واقعے کی یادگار ہے۔

اپریل فول منانے کے نتیجے میں جس شخص کو بے وقوف بنایا جاتا ہے اسے فرانسیسی زبان میں Poisson d.avril کہا جاتا ہے۔ جس کا انگریزی ترجمہ April Fish ہے۔ یعنی اپریل کی مچھلی (برٹانیکا ص ۴۹۶ ج ۱) گویا جس کسی کو بےوقوف بنایا گیا ہے وہ پہلی مچھلی ہے جو اپریل کے آغاز میں شکار کی گئی۔ لیکن لاروس نے اپنے مذکورہ بالا موقف کی تائید میں کہا ہے کہ Poisson کا لفظ جس کا ترجمہ "مچھلی" کیا گیا ہے۔ درحقیقت اسی سے ملتے جلتے ایک اور فرانسیسی لفظ Posion کی بگڑی ہوئی شکل ہے جس کے معنی "تکلیف پہنچانے" اور "عذاب دینے" کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ رسم درحقیقت اس عذاب اور اذیت کی یاد دلانے کے لیے مقرر کی گئی ہے جو عیسائی روایات کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کو پہنچائی گئی تھی۔

ایک اور فرانسیسی مصنف کا کہنا ہے کہ دراصل Poisson کا لفظ اپنی اصلی شکل ہی پر ہے۔ لیکن یہ لفظ پانچ الفاظ کے ابتدائی حروف کو ملا کر ترتیب دیا گیا ہے۔ جن کے معنی فرانسیسی زبان میں بالترتیب عیسیٰ، مسیح اللہ، بیٹا اور فدیہ ہوتے ہیں۔ (اس تفصیل کے لیے دیکھئے فرید وجدی کی عربی انسائیکلو پیڈیا، دائرہ معارف القرآن ص ۲۱، ۲۲ ج ۱) گویا اس مصنف کے نزدیک بھی اپریل فول کی اصل یہی ہے کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کا مذاق اڑانے اور انہیں تکلیف پہنچانے کی یادگار ہے۔

اگر یہ بات درست ہے (اور لاروس وغیرہ نے اسے بڑے وثوق کے ساتھ درست قرار دیا ہے اور اس کے شواہد پیش کئے ہیں) تو غالب گمان یہی ہے کہ یہ رسم یہودیوں نے جاری کی ہوگی اور اس کا منشاء حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تضحیک ہوگی۔ لیکن یہ بات حیرت ناک ہے کہ جو رسم یہودیوں نے (معاذاللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہنسی اڑانے کے لیے جاری کی اسے عیسائیوں نے کس طرح ٹھنڈے پیٹوں نہ صرف قبول کرلیا ہے بلکہ خود بھی اسے منانے اور رواج دینے میں شریک ہوگئے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ عیسائی صاحبان اس رسم کی اصلیت سے واقف ہی نہ ہوں، اور انہوں نے بے سوچے سمجھے اس پر عمل شروع کردیا ہو، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عیسائیوں کا مزاج و مذاق اس معاملہ میں عجیب و غریب ہے جس صلیب پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے خیال میں سولی دی گئی، بظاہر قاعدے سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وہ ان کی نگاہ میں قابل نفرت ہوتی کہ اس کے ذریعے حضرت مسیح علیہ السلام کو ایسی اذیت دی گئی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ عیسائی حضرات نے اسے مقدس قرار دینا شروع کردیا، اور آج وہ عیسائی مذہب میں تقدس کی سب سے بڑی علامت سمجھی جاتی ہے۔

لہٰذا یہ بھی ممکن ہے کہ عیسائی حضرات نے حضرت مسیح علیہ السلام کے نشانہ تمسخر بننے کی اس یادگار کو بھی برا نہ سمجھا ہو، اور یہ جاننے کے باوجود کہ اپریل فول کسی واقعے کی یادگار ہے انہوں نے اپنے معاشرے میں بھی اس رسم کو جاری رکھا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

لیکن مندرجہ بالا تفصیل سے یہ بات ضرور واضح ہوتی ہے کہ خواہ اپریل فول کی رسم وینس نامی دیوی کی طرف منسوب ہو، یا اسے (معاذاللہ) "قدرت کے مذاق" کا ردعمل کہا جائے، یا حضرت مسیح علیہ السلام کے مذاق اڑانے کی یادگار، ہر صورت میں اس رسم کا رشتہ کسی نہ کسی توہم پرستی یا کسی گستاخانہ نظریے یا واقعے سے جڑا ہوا ہے اور مسلمانوں کے نقطہ نظر سے یہ رسم مندرجہ ذیل بدترین گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ جھوٹ بولنا ۲۔ دھوکہ دینا ۳۔ دوسرے کو اذیت پہنچانا

۴۔ ایک ایسے واقعے کی یاد منانا جس کی اصل یا تو بت پرستی ہے یا توہم پرستی، پھر ایک پیغمبر کے ساتھ گستاخانہ مذاق

اب مسلمانوں کو خود فیصلہ کرلینا چاہئے کہ آیا یہ رسم اس لائق ہے کہ اسے مسلمان معاشروں میں اپنا کر اسے فروغ دیا جائے؟

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے ماحول میں اپریل فول منانے کا رواج بہت زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اب بھی ہر سال کچھ نہ کچھ خبریں سننے میں آہی جاتی ہیں کہ بعض لوگوں نے اپریل فول منایا۔ جو لوگ بے سوچے سمجھے اس رسم میں شریک ہوتے ہیں وہ اگر سنجیدگی سے اس رسم کی حقیقت و اصلیت اور اس کے نتائج پر غور کریں گے تو ان شاء اللہ وہ اس سے پرہیز کی اہمیت تک ضرور پہنچ کر رہیں گے۔